بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم بھائی صاحب وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضٰی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند خاص باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں اللہ پاک ہمیں حقیقت نصیب فرمادیں اور نفس وشیطان کے مکروں سے موت تک ہماری حفاظت فرمائیں کیونکہ جس محنت میں ہم لگے ہوئے ہیں اس میں خطرات بہت ہیں جن سے بچنا ہمارے لئے اللہ العزت کی توفیق کے بغیر ممکن ہی نہیں اور توفیق اسی کو ملتی ہے جو ڈرتا رہتا ہے اور اللہ العزت سے پناہ مانگتا رہتا ہے۔ جو اپنے آپ کو مستقل سمجھتے ہوئے اپنے وجدان، قیاس یا کشف کو یقینی جان کر زعم میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ نفس وشیطان کے ہاتھوں میں کھلونا بن جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں شریعت مطہرہ کی پناہ میں رہنے کی اشد ضرورت ہے۔

ہمارے حضرت جی قدس اللہ سرہ اپنے اس طریق کو اقرب الی السنۃ فرماتے تھے۔ اس لئے جو بھی ہمارے اس طریق میں داخل ہے اس کو بھی اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے کی اسی طرز کو مضبوطی سے تھامے رکھے اسی میں ہماری حفاظت ہے۔ کیونکہ ہمارے حضرت جی قدس اللہ سرہ کی ایک مدت دراز کی محنت کا حاصل یہی طرز ہے جس کی بنیاد شریعت مطہرہ ہی ہے۔ ممکن ہے کہ ابتدائی زمانہ میں طرز کچھ مختلف رہا ہو جیسا کہ بعض احباب سے منقول ہے لیکن آخر زندگی میں تو ہم نے یہی طرز دیکھا جس میں شریعت مطہرہ کی پابندی ہی پر خوب زور دیا جاتا رہا۔ اللہ العزت سے مستقل مانگا جائے کہ ہمیں اسی پر قائم ودائم رکھیں۔ اس زمانے میں مختلف النوع طریقے رائج ہو رہے ہیں جن کی طرف بعض اوقات طبیعت کا میلان ہوتا ہے اور اس طرز کو اختیار کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یہاں اپنے آپ کو سنبھالنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں تو جو کچھ ملا اسی مبارک شریعت مطہرہ کے تابع طریق ہی سے ملا اس لئے ہم تو اسی پر قائم رہیں گے۔ اسے اللہ العزت کی بہت بڑی نعمت سمجھ کر اللہ العزت کا اس نعمت پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ یہ سادہ سادہ سا طریق دلوں میں اتر جانے والا آسان ترین طریق ہے۔ جس کی افادیت آپ خوب اچھی طرح دیکھ چکے۔

میرے حضرت جی قدس اللہ سرہ نے مجھے سب سے پہلے جو کتاب پڑھائی وہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کی **اشرف الطریقہ فی معرفہ والحقیقۃ** المعروف شریعت طریقت تھی ۔ جس میں اسی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے حضرت جی قدس اللہ سرہ کا طرز حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کا طرز تھا۔ کئی دفعہ اس کا اظہار بھی فرمایا۔ اللہ پاک کا شکر ہے مجھے تو کبھی بھی اس میں ذرہ بھر تردد نہیں ہوا۔ اس لئے آپ احباب کے بھی علم میں اچھی طرح ہے اپنی پوری کوشش اسی طرز کو پھیلانے کی رہی ہے۔ اس میں جو کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں اس کی اللہ پاک سے معافی مانگتا رہتا ہوں۔ اللہ پاک کا شکر ہے کہ اپنی اصلاح کی بھی پوری کوشش کرتا رہتا ہوں۔ اس سے غافل نہیں ہوں۔ کتاب شریعت طریقت مستقل مطالعہ میں رکھنی چاہئے، تاکہ ہم شریعت مطہرہ کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے ہی اس مبارک محنت کو کرتے رہیں۔

آپ حضرات سے بھی یہی درخواست ہے میری دعاؤں سے مدد بھی فرماتے رہیں کہ اللہ پاک شریعت مطہرہ پر ہی موت عطا فرمائیں اور آپ حضرات بھی اسی طرز کو اپناتے ہوئے سادہ سادہ طریق پر محنت فرماتے رہیں۔ اپنی اصلاح سے ہرگز ہرگز غافل نہ ہوں اور ظنی چیز کو یقینی جان کر اپنے کسی وجدان پر، اس شریعت مطہرہ کے تابع طریق کو بدلیں نہیں۔ اپنے متعلقین پر بھی اسی کی محنت فرماویں کہ وہ بھی کشف وجدان خواب وغیرہ کو شریعت مطہرہ کے سامنے کوئی اہمیت نہ دیں، لیکن ان پر اس کا اثر جب ہوگا کہ ہمارے دلوں میں خود اس کی اتنی اہمیت نہ ہو اور ہمارا طرز عمل یہ بتلا رہا ہو کہ شریعت مطہرہ ہی اصل ہے۔ شریعت مطہرہ پر زندگی کے ہر شعبہ میں عملی مشق ہو رہی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ زبان صرف بولتی رہے اور عملی زندگی اس کے

خلاف ہو۔ ہماری خلوت، جلوت اور کام کی جگہ میں بھی اپنی مقدور بھر پوری کوشش ہو کہ شریعت مطہرہ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

بعض جگہوں پر مرید کو سامنے بٹھلا کر مخصوص طرز پر ہاتھ پکڑ کر یا انگلی لگا کر یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یا منوھ میں پھونک مار کر یا اور طرح توجہ دی جاتی ہے ان حضرات پر اعتراض نہیں کیونکہ انہوں نے اپنے بڑوں سے یہی طرز سیکھا ہوگا۔لیکن ہمارے حضرت جی قدس اللہ سرہ کے آخر زمانہ میں یہ طرز نہیں تھا بلکہ فرماتے تھے کہ صرف ارادہ کرنے سے فیض پہنچتا ہے۔ اللہ پاک خود پہنچاتے ہیں۔ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجلس میں بیٹھنے سے اللہ پاک خود تربیت فرماتے ہیں۔ یہی طرز حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا، وہ فرماتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ اللہ سے توجہ ہٹا کر کسی کی طرف متوجہ ہوں۔ اس لئے ہمارے طریق میں داخل احباب کو بھی ان طریقوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اسی طرح مرید کو بٹھلا کر اسکی اندرونی کیفیت کا جائزہ لینے کے لئے کسی خاص ہئیت کا اختیار کرنا بھی مناسب نہیں۔ بس سادہ سادہ طریق پر ذکر بتلا کر حوالہ رب کریم کیا جائے۔ وہ اللہ خوب جانتا ہے کہ کس طرح تربیت کرنی ہے۔ اپنے کشف وجدان کا اظہار بھی مناسب نہیں۔

حلقہ ذکر میں بھی سادہ طریقہ پر اصلاحی گفتگو کر کے ذکر قلبی کی خوب مشق کی جائے۔ ساتھیوں کی رعائت کرتے ہوئے لمبی بات نہ کی جائے اور نہ ہی لمبی دعا کی جائے۔ جتنی استعداد ہو اس سے زیادہ مجبور کر کے نہ بٹھلایا جائے۔ ہمارے حضرت جی قدس اللہ سرہ بہت ہی مختصر دعا مانگا کرتے تھے۔ البتہ تنہائی میں اللہ پاک سے خوب لمبی لمبی دعائیں کی جائیں۔ اجتماعی دعا تو مختصر اور جامع ہونی چاہیئے۔ لوگوں کو اپنی استعداد پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ ایسا طرز ہو کہ سب بآسانی آئندہ بھی شرکت کر سکیں۔ اللہ پاک ہم سب کی رہنمائی فرماتے رہیں اور اخلاص کے ساتھ موت تک اس محنت میں لگے رہنے کی توفیق عطا فرمادیں۔

اپنے ساتھیوں کے تعلق سے اگر کوئی بدگمانی پیدا ہو تو جلدی سے اس کی صفائی کی تدبیر کر لینی چاہیئے۔ کسی کی بات سے متاثر ہو کر خوامخواہ اپنے ساتھی کے متعلق کوئی بات دل میں نہ لانی چاہیئے بلکہ براہ راست اس ساتھی سے مل کر اس کی تحقیق کر لینی چاہیئے۔ اختلاف رائے تو ہوسکتا ہے مگر ایسا طرز اختیار نہ کرنا چاہیئے کہ کسی کی دلآزاری ہو۔ جو دوسروں کی پردہ پوشی کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ اسکی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔ ہم خود ابھی تربیت کے دور سے گزر رہے ہیں اور اصلاح یافتہ نہیں بلکہ اصلاح پذیر ہیں۔ اس لئے لامحالہ ہم سے بھی کوتاہیاں ہوتی ہیں ۔ اس لئے دوسروں کی کوتاہیوں کے تذکرے بھی نہ کرنے چاہیئے بلکہ ان کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی حق تعالیٰ شانہ سے مغفرت مانگنی چاہیئے۔ اللہ پاک ہم سب کی پردہ پوشی فرما کر موت سے پہلے پوری اصلاح فرمادیں۔ اپنے ذاکر دوستوں سے خواہ وہ ہمارے دوسرے ساتھی ہی سے بیعت ہوں محبت رکھنی چاہیئے اور اس کی قدر کرتے ہوئے دلجوئی بھی کرنی چاہیئے۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہ ہو جس سے اس کے دل میں اپنے مربی شیخ سے کسی قسم کی میل آجائے۔ اپنے سلسلہ کے ہر ذاکر کو اپنے بھائی کی طرح سمجھنا چاہیئے۔ اللہ پاک ہمارے دلوں میں اتنی وسعت عطا فرمادیں کہ اگر ہمارے علاوہ کسی دوسرے ساتھی کی طرف کوئی رجوع کرے تو دل کی گہرائی سے خوشی ہونی چاہیئے بلکہ اسکی رغبت دیکھتے ہوئے اسکو خود اسی سے تعلق جوڑنے کی ترغیب دینی چاہیئے۔ کیونکہ مقصود دل کی ااصلاح ہے۔ اللہ سے جڑنا اللہ ہی سے جوڑنا۔ اپنے سے جوڑنے کی تدبیر نہیں کرنی۔ دلوں میں اگر کوئی رنجش ہو تو اللہ کے لئے جلدی دل صاف کر کے اس رنجش کو دور کر لیں۔ ہمارے دل سب مسلمانوں کے تعلق سے بھی صاف ہونے چاہیئے اور اپنے سلسلہ کے ہر ذاکر سے بھی صاف رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

فقط والسلام

بندہ مقبول احمد عفی عنہ